مختص ١٤٧

٥٤٣٤
٢٨/٦/١٤٣٧ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام مندرجہ ذیل مسئلہ کے متعلق

(١) کسی سیاسی تنظیم کو ووٹ دینا شرعاً کیسا ہے۔ کیا یہ جائز ہے یا نہیں

(٢) موجودہ جمہوریہ عدالتوں پر اپنا فیصلہ کرنا شرعاً کیسا ہے۔

جزاکم اللہ خیراً الدارین

المستفتی فضل ربی بن عبد الکریم

من پشاور دیر بالا

٢٨ جمادی الثانی ١٤٣٧ھ

رقم الجواب ٥/٢٩٩٦ ٣٠٧٥ ٣٥٣٠

الجواب حامداً ومصلیاً

١۔ واضح رہے کہ ووٹ کی حیثیت ایک قسم کی شہادت ہے اور شہادت میں یہ تفصیل ہے کہ شہادت کبھی واجب ہوتی ہے اور کبھی استحباب واباحت کے درجہ میں ہوتی ہے جہاں کہیں شہادت کے ترک کرنے سے مدعی کا حق سلب ہوتا ہو تو وہاں شہادت دینا واجب ہوتا ہے اور جہاں کہیں گواہوں کی تعداد زیادہ ہو دیگر گواہوں کی گواہی سے مدعی کو اس کا حق مل جاتا ہو تو وہاں گواہی دینا مستحب ومباح ہے۔

انتخابات میں ووٹنگ کے دوران ہر شخص کو اپنے ضمیر سے یہ اندازہ لگانا چاہئے کہ جو امیدوار کھڑے ہیں ان میں امانت دار دیانت دار اور قابل کوئی کھڑا ہوا ہے یا نہیں اگر کھڑا ہوا ہے تو اسے ووٹ دینا چاہئے کیونکہ اگر اسے ووٹ نہ دیا تو اس کے مقابلے میں کوئی فاسق وفاجر کامیاب ہو جائے گا تو ایسی صورت میں ووٹ کا حق استعمال نہ کرنا کسی نااہل کے آنے کا سبب بنے گا اسلئے اس صورت میں ووٹ کا حق استعمال کرنا واجب ہے اور اگر یہ خطرہ نہ ہو تو ووٹ کے عدم استعمال میں کوئی مواخذہ نہیں۔

اسی طرح اگر کسی انتخابی حلقہ میں حصہ لینے والے سارے امیدوار فساق وفجار نااہل ہوں کوئی بھی اہل نہ ہو تو ووٹر کیلئے بھلائی اسی میں ہے کہ ووٹ کا

(جاری ہے)

بالکل استعمال نہ کرے اور اگر کوئی بھی امیدوار پوری اہلیت کا حامل نہ ہو البتہ اتنا فرق ہو کہ بعض امیدوار دوسرے کے مقابلے میں قدرے دیانت دار اور امانت دار ہوں تو اس صورت میں قدرے بہتر کو ووٹ دینا بہتر ہے اور اگر کسی کو بھی نہ دے تو بھی جائز ہے

ووٹ کی ایک حیثیت سفارش کی بھی ہے اگر سفارش اچھی ہو تو ثواب ورنہ گناہ کا باعث بنے گی۔

الجامع لاحکام القرآن میں ہے۔

قال الامام القرطبی فی تفسیر ھذہ الآیۃ "ولایاب الشہداء اذا ما دعوا" فاذا کانت الفسحۃ لکثرۃ الشہود والامن تعطل الحق فالمدعو مندوب ولہ ان یتخلف لادنی عذر وان تخلف لغیر عذر فلا اثم علیہ ولا ثواب لہ واذا کانت الضرورۃ وخیف تعطل الحق ادنی خوف قوی الندب و قرب من الوجوب واذا علم ان الحق یذھب ویتلف بتاخر الشاھد عن الشہادۃ فواجب علیہ القیام بھا لاسیما ان کانت محصلۃ وکان الدعاء الی ادائھا۔

(۳ / ۳۹۸ / سورۃ البقرہ)

۲ ــــ شرعی عدالت موجود نہ ہونے کی بناء پر موجودہ جمہوری عدالتوں سے رجوع کرنے میں کوئی حرج نہیں باقی اگر یہ علم ہو کہ فلاں معاملہ کا فیصلہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے قانون کے خلاف دیا جاتا ہے تو اس کیلئے عدالت سے رجوع کرنے کی بجائے مذہبی سوچ بوجھ رکھنے والی علاقائی پنچایت وغیرہ سے فیصلہ کروایا جائے۔

(جاری ہے)

فتاوی شامی میں ہے:

لان طاعة الامام فیما لیس بمعصیة واجبة۔

(۲/ ۱۷۲/ سعید)

فقط واللہ اعلم

کتبہ

وقاص احمد

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

جامعة العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۸ / ۷ / ۱۴۳۷ھ

۲۶ / ۴ / ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

محمد عبدالقادر

۲۰ / ۷ / ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

ابوبکر سعید الرحمن